سخنان منثّر ومنثور

حالات ومشاہدات وتجربات شاہد ہیں کہ ہٹلر کی جو سوچ کل اپنے مخالفین کے لئے تھی وہی سوچ آج اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بش اور اس کے ہمنوا ممالک کے سربراہوں کی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ امریکہ اور اس کے مماثلین صرف طاقت ہی کا استعمال نہیں کرتے ہیں بلکہ اپنے بزرگوں کی سیرت پر چل کر یہودیوں اور عیسائیوں کو چھوڑ کر تمام ملک کے باشندوں اور مذاہب سے انسلاک رکھنے والوں کے درمیان دولت کے استعمال کے ساتھ طرح طرح کی سازشیں کر کے پھوٹ ڈالتے ہیں اور جب تفرقہ وانتشار کا ماحول سازگار ہو جاتا ہے تو مذاہب کے ماننے والوں کو لڑوا دیتے ہیں اور ان لڑنے والوں میں جو ان کا حامی نہیں ہوتا خواہ مظلوم ہی کیوں نہ ہو اُسے میڈیا کے سہارے انتہا پسند اور آتنک واد کا نام دے دیتے ہیں۔ ایسے ہی ایک ملک کو دوسرے ملک سے نبرد آزما کر کے اپنے حامی ملک کی دولت واسلحہ سے مدد کر دیتے ہیں اور جو مخالف ہوتا ہے اسے غلط ثابت کرنے کے لئے اپنے تمام ممکنہ وسائل وذرائع کا استعمال کرتے ہیں جس کی سب سے بہتر مثال ایران کی ہے جس کے خلاف صدام کو جنگ پر آمادہ کیا اور اس کو بھرپور کمک دی گئی اور ایران کو طرح طرح سے ستانے کی کوشش کی گئی اور آج بھی کوشش جاری ہے۔

اور جب کوئی حامی گرگٹ ذرا بھی نظر پھیرنے لگا یا ان کے مفادات کے لئے کارگر نہ رہا تو اس پر حملہ کر کے اسے تباہ کر دیا جس کی مثال طالبان اور صدامی حکومت کی ہے۔

جہاں اسلامی فرقوں کو آپس میں دست وگریبان کرنے کی سعی ہے جس میں کبھی کبھی زرخرید مولویوں کی بدولت مسیحیوں اور یہودیوں کو کامیابی بھی ہاتھ آجاتی ہے وہیں ہر فرقے کے اندر ہی نام نہاد ملاؤں کے ذریعہ افتراق وانتشار کے حالات بنا دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ امریکہ، برطانیہ اور اسرائیل جیسے اسلام دشمنوں کے خلاف ایک جملہ نہ بولنے والے اور ایک جملہ نہ لکھنے والے مولویوں کے حالات ومعاملات اور افکار ونظریات سے ان کی حقیقت کو بخوبی درک کیا جا سکتا ہے۔ ان زر پرستوں میں چند ایسے بھی ہیں جو امریکہ ایمبسی سے بار بار کھدیڑے جا رہے ہیں بلکہ دھتکارے جا رہے ہیں پھر بھی امریکی سفارتخانے کے در پر۔۔۔۔۔۔۔ گرسنہ وتشنہ کی صورت میں ہر شعبان اور ذی الحجہ میں کھڑے ہی رہتے ہیں۔ یہ وہ مولوی ہیں جو صرف ایک بار قوم کو دکھانے کے لئے مسلمانوں کے ساتھ دشمن اسلام امریکہ کے خلاف احتجاج میں منہ چھپائے چھپائے شریک ہو گئے لیکن ویزے کی محبت میں باقر الحکیم کی شہادت سے لے کر آج تک پروگرام کا اعادہ نہ فرما سکے۔ حد ہے کہ ایران پر حملے کی آئے دن امریکہ دھمکی دے رہا ہے۔ ہندوستان نے امریکہ کی حمایت میں ایران کے خلاف ووٹ دے دیا لیکن ان ٹکڑ گدوں کے منہ سے ایک بھی جملہ امریکہ کی مخالفت میں نہیں نکل سکا یا ادارۂ ''اصلاح'' کے علاوہ کسی ادارہ کا مدیر اپنی زبان سے نہ کچھ کہہ سکا اور نہ ہی اپنے ماہناموں میں کوئی احتجاجی مضمون ہی لکھ سکا۔ کیا مراجع نے امریکہ، برطانیہ اور اسرائیل کی اسلام دشمنی کے خلاف نہ بولنے کے لئے بھی کوئی فتویٰ ارسال فرمایا ہے؟ جو یہ لوگ منہ میں دہی جمائے ہوئے اور قلم کو لولا اور اپاہج بنائے ہوئے ہیں۔ یقیناً ہر عقلمند یہی فیصلہ لے گا کہ یہ بے ایمانی اور دنیا پرستی کے نتائج ہیں۔

امریکہ اور برطانیہ آنے جانے والے مولویوں کے اقوال و اعمال کا اگر جائزہ لیا جائے تو کبھی نہ کبھی ان کے رشحات قلم نیز زبان و عمل سے ایسا ہو ہی جاتا ہے جس سے ان کے سپرد کاموں کی کافی وضاحت ہو جاتی ہے۔ خودساختہ سپر پاور کی مرضی ہے کہ صرف اور صرف قوموں میں انتشار پیدا کرو چنانچہ ہندوؤں میں بھی اس طرح کی تنظیمیں ہیں اور افراد بھی جو ہندو مسلم فساد کروا رہے ہیں اور ساتھ ہی ہندو دھرم میں بھی اختلاف کی فضا سازگار کرتے رہتے ہیں مگر چونکہ وہاں مذہبی اصول ہیں ہی نہیں لہٰذا خانہ جنگی کے سلسلے میں کامیابی کم ہی ہوتی ہے۔

اسلام میں سازش ہی کے نتیجے میں بہت سے فرقے کچھ خودساختہ اصول کے ساتھ بن گئے لہٰذا ان میں آپسی اختلافات کے امکانات بھی زیادہ ہو گئے، اہلسنت میں جانے کتنے مسالک و مکاتب خیال تیار ہو گئے اور آپس میں ایک دھینگا مشتی کا بازار گرم ہے۔ شیعوں میں فلسفۂ عصمت، منزل اعتصام سے ہٹنے نہیں دے رہا تھا تو اختلاف ہونا مشکل تھے، ان میں علماء و فقہاء کے خیالات اور تحقیقات کے فرق کا فائدہ اٹھا کر اور بہت سے مسیحی خیالات کو دولت و حکومت کے سہارے جنم دے کر افتراق کی فضا سازگار کی گئی۔ گذشتہ اداریہ میں دکھایا گیا ہے کہ کس کس طرح سنی اور شیعہ علماء خریدے گئے اور ان سے اپنے مقاصد کی کیسے کیسے تکمیل کروائی گئی۔

مذکورہ بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ امریکہ اور برطانیہ آنے جانے والے مولوی حضرات کے اقوال و افعال سے بہت کچھ اندازہ لگایا جا سکتا ہے، مثلاً کوئی ادارہ جارحانہ یعنی جھاڑ چھاپ تبلیغ کر کے قوم میں طوفان برپا کئے ہوئے ہے تو کوئی افراط و تفریط عقائد و اعمال کو تمسخر کا نشانہ بنا کر ملت میں ہیجان پیدا کرتا ہے، کوئی جدید تعلیم کے نام پر مذہب کے اصول مثلاً پردہ، تقویٰ و تقدس اور دینی تعلیم کا مذاق اُڑا کر دنیاداروں کو خوش اور دینداروں کو ناراض کرنے میں مصروف، کوئی مراجع کرام کی مخالفت کر کے اختلاف کاری میں مشغول اور کوئی تحفظ عزاداری اور حفاظت مراسم کا کھوکھلا نعرہ دے کر مذہب حقہ میں خلفشار مچائے ہوئے ہے، مقصد سبھی کا ایک ہے قوم میں خانہ جنگی برپا کرنا اور کرنا بھی چاہئے کیونکہ دنیا کی آسائش کے عوض میں ہی تو انھیں یہ کام سونپا گیا ہے۔ ان کے علاوہ بہت سے کم علم یا کم عقل مولوی ان مولویان کبار کی حمایت میں لاشعوری طور پر امریکی مقاصد کی کمک کر رہے ہیں انھیں معلوم بھی نہیں کہ ان کے عقیدہ و عمل کا ناجائز استعمال کیا جا رہا ہے۔ بہرحال یہ تو طے ہے کہ ان زر پرست مولویوں کے بنائے ہوئے عذر کے ماحول میں اپنے عقائد و اعمال کا تحفظ اور صراط مستقیم پر ثابت قدم رہنا کسی جہاد سے کم نہیں اور سمجھدار عوام کی فکر تو اس منزل تک پہنچ چکی ہے کہ ؎

راہ میں تو کسی رہزن کا ہمیں خوف نہیں ہاں مگر قافلہ سالار سے ڈر لگتا ہے

لیکن ایسے ہی حالات میں ایسے رہبر سے تمسک و انسلاک ضروری ہے کہ جو اسلام دشمن طاقتوں کے خلاف نبرد آزما ہو اور جس کا کردار مولانا محمد علی جوہرؔ کے ان اشعار میں دیکھا جا سکے کہ

کیا ڈر ہے جو ہو ساری خدائی بھی مخالف کافی ہے اگر ایک خدا میرے لئے ہے

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

(ادارہ)